Scholar Insight Journal
https://scholarinsightjournal.com/
Volume.4, Issue.1 (Jan-Mar-2026)
Acceptance Date25-02-2026

HEC PAKISTAN Y Category
ONLINE - ISSN- 3006-9785
PRINT - ISSN- 3007-245X
Publication Date: 13-03-2026

مغربی علمی روایت میں پیغمبر اسلام ﷺ کا تصور:

اور اسلامی تعلیمات کا Islam: The Straight Path مستشرق جان ایل ایسپوزیٹو کی کتاب

تقابلی جائزہ

Muhammad Iqbal Haider
Ph.D Islamic Culture Scholar, University of Sindh
Pakistan. muhammadhaiderimam@gmail.com
Dr. Hafiz Mukhtiar Ahmad Kandhro
Assistant Professor, University of Sindh, Department of Comparative Religion and Islamic Culture. mukhtiar.kandhro@usindh.edu.pk

Abstract

Orientalists have written about Islam and the Prophet of Islam (PBUH) in a way that is often illogical. They have consistently attempted to create controversy around Islam and the teachings of the Prophet (PBUH). Initially, their approach was to create doubts among Muslims about their faith, but later they changed their strategy to acknowledge the Prophet (PBUH) as a leader, commander, and successful politician, but not as a prophet or messenger. Most of the objections raised are from people of Jewish and Christian backgrounds, despite these religions being based on revelation. Their views on Islam, the Prophet (PBUH), and revelation are not acceptable to any enlightened society. Human creations are not as enduring as Islam, which remains preserved and relevant today. Despite efforts to erase it, Islam continues to thrive, and the Quran and Hadith remain intact. Many Orientalists have written about the life and character of the Prophet (PBUH), but John L. Esposito, in particular, has expressed a positive view of the Prophet's revelation, life, and character.

Key words: Orientalist, Quran, Seerah, Character, Prophet.

تمہید:

جان ایل ایسپوزیٹو مغربی علمی دنیا میں ان چند اہل علم لوگوں میں سے ہیں جنھوں نے سیرت نبوی ﷺ کو احترام، معروضیت اور بین الثقافتی انصاف کے ساتھ پیش کیا۔ ان کے نزدیک نبی کریم ﷺ کو محض ایک مذہبی شخصیت نہیں بلکہ تاریخی، سماجی، سیاسی اور اخلاقی رہنما کے طور پر سمجھنا ضروری ہے۔ جان ایل ایسپوزیٹو کے مطابق آپ ﷺ نے عرب معاشرے کو اخلاقی، قانونی اور تہذیبی لحاظ سے ایک نئی دنیا عطا کی۔

ٹکڑوں میں بٹے ہوئے، قبائلی اور غیر منظم عرب معاشرے کو ایک متحد اخلاقی امت میں بدل دیا۔ ظلم جاہلیت، طبقاتی امتیاز اور خونریزی کے ماحول میں قانون، انصاف اور مساوات قائم کی اور معاشرتی ڈھانچے میں ایسی تبدیلیاں پیدا کیں

CC BY

HEC PAKISTAN Y Category
ONLINE - ISSN- 3006-9785
PRINT - ISSN- 3007-245X
Publication Date: 13-03-2026

جس کی مثال تاریخ میں کم ملتی ہے۔ (۱)

۱۔ولادت نبوی ﷺ:

حضور نبی کریم ﷺ کی ولادت باسعادت جان ایل ایسپوزیٹو کے مطابق ۵۷۰ء میں ہوئی اور آپ ﷺ کے والد ایک تاجر تھے اور نبی کریم ﷺ کی پیدائش سے قبل انتقال کر گئے تھے اور آپ ﷺ کی والدہ کا انتقال بھی ۶ سال کی عمر میں ہو گیا تھا ۔

Abd Allah's son, Muhammad ibn Abdullah, was born circa 570 CE. He is said to have lost his parents at a young age. His mother, Amina, died when he was just six years old, and his father, a trader, died before he was born. (۲)

لیکن اسلامی تاریخ میں کثیر سیرت نگاروں جن میں الرحیق المختوم ، صفی الرحمن مبارکپوری(۳) اور سیرت النبی، علامہ شبلی نعمانی(۴)کا اس پر اتفاق ہے کہ ولادت نبوی ﷺ ۵۷۱ء میں ہوئی ہے۔

۲۔نبی کریم ﷺ کی شخصیت و کردار:

جان ایل ایسپوزیٹو اپنی کتاب Islam: The Straight Path میں لکھتے ہیں کہ :

One of the greatest religious leaders, prophets, and founders, Muhammad's remarkable personality and character aroused intense devotion and trust. In addition to his prowess as a military strategist, his unique character traits, which encouraged steadfast devotion even in the face of adversity and persecution, are responsible for his remarkable success in collecting supporters and founding a society that eventually came to rule Arabia. He was seen by his supporters as fair, trustworthy, pious, kind, and honest. He was the "living Quran," according to some Muslims, a person whose deeds and words revealed God's will. As a result, in addition to the Quran, the Prophet's teachings became an important source of Islamic law. Muslims follow Muhammad's example in all facets of life, including interpersonal interactions, dietary and drink choices, and issues of conflict and love.(۵)

"لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَ الْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَ ذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا"
(۶)۔

ترجمہ: "حقیقت یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی سیرتِ طیبہ میں ان تمام لوگوں کے لیے ایک آئیڈیل زندگی کا نقشہ موجود ہے جو آخرت کی کامیابی کی امید رکھتے ہیں اور جن کی زبانیں ہر وقت اللہ کی یاد سے تر رہتی ہیں۔"

محمد ﷺ ان عظیم مذہبی شخصیات، پیغمبروں اور مذاہب کے بانیوں میں سے ایک ہیں جن کے شاندار کردار اور شخصیت نے غیر معمولی اعتماد اور عزم کو متاثر کیا۔ حضور ﷺ کی شخصیت اور اخلاق نے لوگوں کو اس حد تک متاثر کیا کہ زندگی

HEC PAKISTAN Y Category
ONLINE - ISSN- 3006-9785
PRINT - ISSN- 3007-245X
Publication Date: 13-03-2026

کے ہر شعبے میں خواہ وہ مذہبی، سیاسی، معاشی، معاشرتی یا عسکری معاملات ہوں، ہمیں رہنمائی کے لیے آپ کی زندگی میں بہترین نمونے ملتے ہیں۔ درحقیقت ان کی زندگی قرآن کے پیغام کی عملی تفسیر ہے۔

۳۔ قبل از نبوت زندگی:

مستشرق جان ایل ایسپوزیٹو مکی زندگی کے متعلق آپ ﷺ کے بارے لکھتے ہیں، کہ محمد ﷺ، جو مکی معاشرے کے ایک کامیاب رکن بن چکے تھے، بظاہر ان تبدیلیوں سے بہت متاثر ہوئے تھے۔ وہ اپنے فیصلے اور امانت داری کے لیے بہت احترام سے دیکھے جاتے تھے، جیساکہ ان کے عرفی نام ''الامین'' قابل اعتماد سے ظاہر ہوتا ہے۔اسی وجہ سے آپ ﷺ کو حضرت خدیجہؓ نے اپنا مال دے کر بھیجا تھا۔ روایت بتاتی ہے کہ جب شادی ہوئی اس وقت محمد ﷺ کی عمر پچیس سال اور خدیجہ کی عمر چالیس سال تھی۔ ان کی شادی کے پندرہ سال کے دوران، انہوں نے بہت قریبی تعلقات رہے اور ان کے تین بیٹے (جو بچپن میں مر گئے) اور چار بیٹیاں تھیں۔ محمد ﷺ کے زندہ بچ جانے والے بچوں میں سب سے مشہور فاطمہؓ تھی، جس نے علیؓ سے شادی کی، جو سنی اسلام کے قابل احترام چوتھے خلیفہ اور شیعہ اسلام کے پہلے جائز امام (رہنما) تھے۔

> "جب حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے نبی کریم ﷺ کے اخلاقِ مبارکہ کے متعلق دریافت کیا گیا، تو انہوں نے انتہائی جامع جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ آپ ﷺ کی زندگی قرآنِ پاک کی عملی تصویر ہے۔"
>
> ''وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیۡمٍ۔''(۷)
>
> ترجمہ: اور بے شک آپ عظیم الشان خلق پر قائم ہیں (یعنی آدابِ قرآنی سے مزین اور اخلاقِ الٰہیہ سے متّصف ہیں۔
>
> ''لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ القِيَامَةِ، قَالَ أَحَدُهُمَا: يُنْصَبُ ، وَقَالَ الآخَرُ: يُرَى يَوْمَ القِيَامَةِ، يُعْرَفُ بِهِ۔''(۸)
>
> ترجمہ: قیامت کے دن ہر خائن (عہد شکن) کے لیے ایک جھنڈا ہوگا۔ ان میں سے ایک صاحب نے بیان کیا کہ وہ جھنڈا (اس کے پیچھے مقعد میں) گاڑ دیا جائے گا اور دوسرے صاحب نے بیان کیا کہ اسے قیامت کے دن سب دیکھیں گے، اس کے ذریعے اسے پہچانا جائے گا۔

Muhammad was employed in Mecca's thriving caravan commerce as a young man. ultimately on, he worked as a manager or steward for the caravans of Khadija, a wealthy widow whom he ultimately married. Tradition has it that Khadija was forty years old and Muhammad was twenty-five. (۹)

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت خدیجہ کا مال لے لیا اور آپ کے اخلاق، دیانت اور امانت داری سے

متاثر ہو کر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے شادی کر لی جو کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پہلی شادی تھی۔

۴۔بانی اسلام اور آخری پیغمبر :

نبی کریم ﷺ کے، تعلق جان ایل ایسپوزیٹو اپنی کتاب میں اس کا اظہار اس طرح کرتے ہیں:

Muhammad did not claim to be the creator of a brand-new faith. Instead, he acted as a reformer, much like previous prophets. He preached that his message was a summons to return to the one true God and a way of life that many people in his day had abandoned or strayed from, rather than a message from a new deity. The worship of Allah was perceived as a resurgence of an earlier tradition—the religion of Abraham, who was thought to be the first monotheist—rather than as the slow transition from polytheism to monotheism. Muhammad thought that the majority of Arabs were ignorant of Allah and the teachings that prophets like Adam, Abraham, Moses, and Jesus had received. Additionally, he believed that the original revelations provided to Moses and then to Jesus had been modified by the Jewish and Christian societies. Submission to Allah and obedience to His will, which were revealed to Muhammad in their final and full form and are regarded as the ultimate or "seal" of the prophets, thus became crucial to his teaching. (۱۰)

”مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا۔“(۱۱)

انہیں اسلام کے بانی کے طور پر نہیں بلکہ ایک مصلح کے طور پر پیش کیا گیا ہے جس نے مذہب کی اصلاح کی۔مان لیا گیا کہ توحید کا تصور پہلے سے موجود تھا لیکن جب حضور ﷺ نے اپنی نبوت کا اعلان کیا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جو خالص توحید پیش کی تھی وہ تقریباً دنیا سے غائب ہو چکی تھی۔ اس کی مثال یہ ہے کہ خانہ کعبہ میں ہی 360 بت تھے۔لہٰذا موجودہ دور میں اسلام کا جو پیغام پھیل رہا ہے وہ حضور اکرم ﷺ سے منسوب ہے اور آپ کو ایک آفاقی اور آخری نبی مانا جاتا ہے، جس کا ذکر جان ایل ایسپوزیٹو نے بھی اپنی کتاب میں کیا ہے۔

انا خاتم النبیین لانبی بعدی۔ (۱۲)

۵۔وحی کا آغاز:

وحی نبوی ﷺ کے متعلق جان ایل ایسپوزیٹو اپنی کتاب میں اس کا اظہار اس طرح کرتے ہیں:

Once a leader in the caravan trade, Muhammad became known as the Messenger of God during the month of Ramadan when he was forty years old. He heard the first of many revelations from God on what Muslims call the "Night of Power and Excellence." The message was conveyed via a celestial intermediary who is traditionally recognized as the angel Gabriel. He was shown the following words:
"Recite from a clot in the name of your Lord, who created—created..." Recite, for your Lord is the Most Generous, who imparted knowledge to humanity through the written word. (96:1–5). (۱۳)

"اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ۔ خَلَقَ الْإِنسَانَ مِنْ عَلَقٍ۔ اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ۔ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ۔ عَلَّمَ الْإِنسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ۔"(۱۴)العلق:۱۔۵

رسول اللہ ﷺ نے اپنی زندگی کے ابتدائی چالیس سال مکہ میں گزارے اور اپنے قول و فعل سے معاشرے میں بلند مقام حاصل کیا۔ اہل مکہ نے آپ کی امانت، دیانت اور سچائی کو پہچان لیا۔ بعد میں اللہ تعالی نے اپنے فرشتے کے ذریعے پہلی وحی نازل فرمائی جس میں سورۃ العلق کی پہلی پانچ آیات (پڑھیں) شامل تھیں۔ پہلی وحی کے بعد حضور ﷺ کو بہت پریشانی ہوئی کیونکہ یہ واقعہ غار حرا میں پیش آیا تھا۔ جب وہ گھر واپس آئے تو انہوں نے اپنی اہلیہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو سارا واقعہ سنایا جس نے انہیں تسلی دی اور اپنے رشتہ دار ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئے۔ ورقہ نے اس واقعہ کی تصدیق کرتے ہوئے کہا کہ یہی فرشتہ دوسرے انبیاء پر بھی وحی لایا تھا حالانکہ اس وقت وہ عیسائی تھا۔

۶۔ پہلی ہجرت:

جان ایل ایسپوزیٹو اپنی کتاب میں پہلی ہجرت کے متعلق اظہار اس طرح کرتے ہیں:

۶۱۹ء عیسوی میں خدیجہؓ اور ان کے چچا اور محافظ ابو طالب کی موت نے زندگی کو مزید مشکل بنا دیا۔ مکہ کی مخالفت طنز اور زبانی حملوں سے بڑھ کر فعال ظلم و ستم تک پہنچ گئی۔۔ جیسے ہی مکہ میں حالات خراب ہوتے گئے، محمد ﷺ نے اپنے کچھ پیروکاروں کو دوسرے علاقوں، جیسے کرسچن حبشہ کو حفاظت کے لیے بھیج دیا۔

Muhammad made arrangements for some of his followers to relocate to safer areas, such as the Christian kingdom of Abyssinia, when conditions in Mecca deteriorated. (۱۵)

"وَمَنْ يُّهَاجِرْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَجِدْ فِي الْاَرْضِ مُرٰغَمًا كَثِيْرًا وَّ سَعَةً ۭ وَمَنْ يَّخْرُجْ مِنْۢ بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَي اللّٰهِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا۔" (۱۶)

ابتدائی دنوں میں اسلام کی مخالفت زیادہ تر مشرکوں اور کچھ یہودی گروہوں نے کی۔ یہی وجہ ہے کہ جب حضور ﷺ نے اپنے پیروکاروں پر سخت ظلم و ستم دیکھا تو انہیں حبشہ کی طرف ہجرت کرنے کی اجازت دے دی جہاں عیسائی حکمران بہت رحم دل تھا اور امن و سلامتی کی امید تھی۔ جب مسلمانوں نے وہاں سے ہجرت کی تو حبشہ کے بادشاہ نجاشی نے ان کے ساتھ اچھا سلوک کیا جیسا کہ حضور ﷺ نے پہلے ہی فرمایا تھا۔

۷۔ ہجرت مدینہ:

حبشہ کی طرف ہجرت کے بعد مسلمانوں پر ظلم بڑھ گیا کیونکہ مشرکین مکہ کا خیال تھا کہ مسلمان ہجرت کر کے اپنی حفاظت کر رہے ہیں۔ چنانچہ ان حالات میں رسول اللہ ﷺ نے اپنے پیروکاروں کو مدینہ کی طرف ہجرت کرنے کی اجازت دی،

HEC PAKISTAN Y Category
ONLINE - ISSN- 3006-9785
PRINT - ISSN- 3007-245X
Publication Date: 13-03-2026

جس کے بعد بہت سے مسلمان مکہ چھوڑ کر مدینہ چلے گئے، اور پھر حضور ﷺ نے بھی مکہ سے مدینہ ہجرت کی، جس کا ذکر جان ایل ایسپوسیٹو نے بھی اپنی کتاب میں کیا ہے:

When a delegation from Yathrib (later known as Medina), a city roughly 200 miles north of Mecca, summoned Muhammad to serve as a chief judge or arbitrator in a significant dispute among its Arab tribes in 620 CE, the situation drastically changed. (۱۷)

اسلام کو ترقی اور عروجؔ ہجرت مدینہ کے بعد ہی حاصل ہوا کیونکہ وہاں مختلف قبائل سے معاہدے کرنے کے بعد داخلی محاذ کی بجائے خارجی محاذ پر زیادہ توجہ دی گئی اور عالم اسلام کی پہلی ریاست وجود میں آئی جس کے سربراہ خود حضور نبی کریم ﷺ کی ذات تھی۔

۸۔اہل کتاب کے ساتھ تعلقات:

جان ایل ایسپوزیٹو اپنی کتاب میں اپنی ابتدائی تبلیغ میں، محمد نے عرب کے یہودیوں اور عیسائیوں کو فطری حلیفوں کے طور پر دیکھا جن کے عقائد اسلام کے ساتھ بہت زیادہ مطابقت رکھتے تھے اسی کے متعلق اپنی کتاب میں لکھتے ہیں۔

Muhammad saw Arabian Christians and Jews as natural allies in the early days of his teachings since their religions were so similar to Islam. He anticipated that they would embrace and endorse his message. Muslims first faced Jerusalem during prayer, just like Jews, after the Islamic community was founded in Medina. (۱۸)

لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الْيَهُوْدَ وَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۚ وَ لَتَجِدَنَّ اَقْرَبَهُمْ مَّوَدَّةً لِّلَّذِيْنَ
اٰمَنُوا الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰى ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّ مِنْهُمْ قِسِّيْسِيْنَ وَ رُهْبَانًا وَّ اَنَّهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ۔(۱۹)

اسی وجہ سے ابتدائی دور میں جب رسول اللہ ﷺ نے مدینہ میں ایک نئی ریاست قائم کی تو یہودیوں کو ایک جماعت کے طور پر شامل کیا گیا اور انہیں مذہبی اور معاشی آزادی دی گئی۔ بہت سے معاملات میں ان کے ساتھ مماثلت بھی تھی، مثلاً شروع میں مسلمانوں اور یہودیوں کی نماز کا قبلہ مسجد اقصیٰ تھا۔ اسی طرح جب عیسائیوں کا ایک وفد مکہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا تو آپ ﷺ نے ان کی تعظیم کی اور انہیں الٰہی پیغام پہنچایا جسے انہوں نے قبول کر لیا لیکن بعد میں وہ اس پر قائم نہ رہ سکے۔(۲۰)

۹۔فتح مکہ اور نبی کریم ﷺ کا کردار:

جان ایل ایسپوزیٹو اپنی کتاب Islam: The Straight Path میں فتح مکہ اور نبی کریم ﷺ کا کردار کے متعلق لکھتے ہیں:

Muhammad accused the Quraysh of breaking the contract in 630 CE, and a force of roughly ten thousand Muslims moved in the direction of Mecca. In the end, the Meccans gave up. Instead of pursuing retribution or plundering, the Prophet agreed to a peaceful resolution

CC BY

and offered a general amnesty to his erstwhile adversaries. As a result, a large number of Meccans converted to Islam, acknowledged Muhammad as their leader, and joined the Umma.(۲۱)

قَالَ لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ۔(۲۲)

جان ایل ایسپوزیٹو کہتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے کفار پر الزام لگایا تھا معاہدہ توڑنے کا لیکن یہ حقیقت تھی کہ کفار مکہ نے مسلمانوں کے حلیفوں کا ناحق قتل کیا تھا اور پھر اس کے بعد صلح بھی نہیں کر رہے تھے، اور پھر خود ہی معاہدہ توڑنے کا اعلان کیا تھا۔ پھر ۶۳۰ء میں، محمد ﷺ نے قریش پر معاہدہ توڑنے کا الزام لگایا، اور مسلمانوں نے دس ہزار مضبوط سپاہیوں کے ساتھ مکہ پر چڑھائی کی۔ مکہ والوں نے سر تسلیم خم کیا۔ انتقام اور فتح کی لوٹ مار سے بچتے ہوئے، پیغمبر ﷺ نے اپنے سابقہ دشمنوں کی طرف تلوار چلانے کے بجائے سورۃ یوسف کی آیت نمبر ۹۲ کا حوالہ دیتے ہوئے عام معافی دینے کا اعلان کیا۔ اپنی طرف سے، مکہ والوں نے اسلام قبول کیا، محمد ﷺ کی قیادت کو قبول کیا، اور امت میں شامل ہو گئے۔

۱۰۔ حدیث وسنت کی اہمیت:

جان ایل ایپوزیٹو اپنی کتاب Ialam: The Straight Path میں لکھتے ہیں کہ:

He served as Medina's religious and political leader, acting as God's prophet in addition to being the city's ruler, chief judge, military leader, and legislator, all of which had a profound impact on Muslim society. The Prophet's deeds and example thus established the norm for communal life. Muslims kept meticulous records of his words and deeds. The Prophet's customs provide direction on issues like personal cleanliness, attire, food, marriage, how to treat wives, diplomacy, and warfare. (۲۳)

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۔ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى۔ (۲۴)

رسول اللہ ﷺ نے جو احادیث اور سنتیں چھوڑی ہیں وہ زبانی اور تحریری دونوں صورتوں میں محفوظ ہیں۔ مسلمان ہر معاملے میں رسول اللہ ﷺ کی پیروی کرنے کی کوشش کرتے ہیں، خواہ وہ عبادت ہو یا جنگ یا امن۔ انہوں نے مسلمانوں کی زندگی کے تمام پہلوؤں میں رہنمائی کی خواہ ان کا تعلق دینی ہو یا دنیاوی معاملات سے۔ اسی طرح فتح مکہ کے وقت رسول اللہ ﷺ نے فوجی حکمت عملی اور سفارتی حکمت عملی دونوں استعمال کیں اور کامیابیاں حاصل کیں۔

۱۱۔ حقیقی حکمرانی:

جان ایل ایسپوزیٹو اپنی کتاب Ialam: The Straight Path میں لکھتے ہیں:

مسلمان نہ صرف افراد بلکہ مومنین کی برادری یا بھائی چارہ بھی تھے۔ وہ ایک مشترکہ عقیدے کے پابند تھے اور سماجی طور پر

CC BY

انصاف پسند معاشرے کی تشکیل کے لیے پرعزم تھے،خدا کی مرضی کے نفاذ کے ذریعے، زمین پر خدا کی حکمرانی یا بادشاہی کا قیام۔

Muslims were seen as a cohesive society or brotherhood of believers rather than just as individuals. They were united by a common religion and committed to implementing God's plan, which included establishing God's dominion or kingdom on earth, in order to create a socially equitable society. (٢٥)

فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ۔(٢٦)

اللہ تعالٰی ہی حقیقی بادشاہ ہے،وہ بلند و برتر ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں، اور وہی عظیم عرش کا مالک ہے۔

دنیا کے اندر ہمیشہ سے دو نظام چل رہے ہیں ایک اللہ تعالٰی کی مرضی کا اور دوسرا شیطان کی مرضی کا تو مسلمانوں کو خدا کے نظام کو نافذ کرنے کا ہی حکم دیا دیا گیا ہے۔اسی کو قرآن کریم نے بھی بیان کیا ہے:

اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۗ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰٓـُٔهُمُ الطَّاغُوْتُ ۙ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ۔

ترجمہ: وہ ان کو اندھیروں سے روشنی کی طرف نکالتا ہے، اور کافروں کے محافظ وہ بت ہیں جو انہیں روشنی سے سائے میں لے آتے ہیں۔ (٢٧)

١٢۔جہاد:

ظلم و ستم کا سامنا کرتے ہوئے، مکہ میں محمد کی طرح مسلمانوں کے پاس دو راستے تھے: ہجرت (ہجرا) اور مسلح مزاحمت (جہاد)۔ جان ایل ایسپوزیٹو اپنی کتاب Ialam: The Straight Path میں لکھتے ہیں:

Muslims, like Muhammad at Mecca, had two primary choices when faced with persecution: migration or military resistance. In order to establish a community of believers under God and His Prophet, sincere believers were first supposed to abandon a society that they perceived as lacking in faith. Second, in order to establish God's authority, Muslims were permitted—even encouraged—to fight against forces of evil and unbelief and, if necessary, to give their lives. (٢٨)

فَلْيُقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يَشْرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ ۭ وَمَنْ يُّقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُقْتَلْ اَوْ يَغْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا۔

ترجمہ: لہٰذا وہ لوگ اللہ کی راہ میں قتال کریں جو دنیاوی زندگی کو آخرت کے بدلے فروخت کر دیتے ہیں، اور جو شخص اللہ کی راہ میں لڑے، خواہ وہ شہید ہو جائے یا فتح حاصل کرے، ہم اسے عظیم اجر عطا کریں گے۔ (٢٩)

CC BY

Scholar Insight Journal
https://scholarinsightjournal.com/
Volume.4, Issue.1 (Jan-Mar-2026)
Acceptance Date25-02-2026

HEC PAKISTAN Y Category
ONLINE - ISSN- 3006-9785
PRINT - ISSN- 3007-245X
Publication Date: 13-03-2026

آج کے دور میں بھی جہاں ظلم و ستم ہو رہا ہو تو وہاں سے یا تو ہجرت کر جانی چاہیے یا پھر شیطانی قوتوں کے خلاف جہاد کرنا چاہیے اس کے علاوہ کوئی تیسرا راستہ مسلمانوں کے پاس نہیں ہے۔

۱۳۔ معراج:

جان ایل ایسپوزیٹو اپنی کتاب Islam: The straight Path میں لکھتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مکہ سے یروشلم کا سفر کیا اور پھر وہاں سے حضرت جبرائیلؑ کے ساتھ اوپر آسمانوں پہ چلے گئے اور وہاں خدا سے ملاقات ہوئی۔

On the location where Muslims believe Muhammad ascended to God and then returned to earth, the renowned shrine was constructed. One of the central narratives in Islamic scholarship and popular devotion is that the Prophet was carried by night from the Kaaba in Mecca to Jerusalem with the help of the angel Gabriel. He then went to the sky and entered God's presence.(۳۰)

سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِیَهٗ مِنْ اٰیٰتِنَا اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ۔ (۳۱)

۱۴۔ آخرت کا تصور اور اصلاحات :

جان ایل ایسپوزیٹو اپنی کتاب Islam: The Straight Path میں اس بات کا ذکر کیا ہے کہ سب سے پہلے حضور نبی کریم ﷺ نے لوگوں کو آخرت کا تصور دیا :

Muhammad established a new moral code in which God's will served as the foundation and ultimate purpose of all deeds rather than tribal or individual goals. A sense of personal responsibility that had not been prevalent in pre-Islamic Arabian beliefs was introduced by faith in the Day of Judgment and bodily resurrection. The notion of a fair and compassionate Creator and Judge took the place of tribal wrath and revenge. A religious community united by divine law replaced a civilization structured around tribal identity and customary tribal laws. The reforms also tackled social inequities in Meccan society, such as outlawing usury and female infanticide, promoting the emancipation of slaves, elevating women, the impoverished, and other marginalized groups, and formally establishing charitable organizations. (۳۲)

وَمَا هٰذِهِ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَآ اِلَّا لَهْوٌ وَّلَعِبٌ وَّاِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِیَ الْحَیَوَانُ لَوْ كَانُوْا یَعْلَمُوْنَ (۳۳)

ترجمہ: اور (اے انسانو!) دنیا کی یہ زندگی محض کھیل اور تماشے کے سوا کچھ نہیں، جبکہ اصل اور حقیقی زندگی آخرت کا گھر ہے۔ کاش وہ لوگ یہ حقیقت جان لیتے۔

کیونکہ عربوں میں خدا کا واضح اور درست تصور موجود نہیں تھا، اس لیے وہ اکثر اپنے تمام معاملات کو ذاتی فائدے اور قبائلی مفاد کی بنیاد پر انجام دیتے تھے۔ نبی کریم ﷺ نے اس طرزِ فکر کو بدل کر آخرت کا تصور متعارف کرایا اور ہدایت دی کہ تمام امور اسی عقیدے اور اصول کے مطابق انجام دیے جائیں۔

۱۵۔ نبی کریم ﷺ کی شخصیت اور مغرب کا تصور:

اسلام کی نئی اخلاقی ترتیب اور مسلمانوں کے لیے محمد ﷺ کی زندگی کی معیاری نوعیت کی بات کرنا اسلام کے بارے میں مغربی تصورات سے متصادم نظر آتا ہے۔ جان ایل ایسپوزیٹو اپنی کتاب Islam: The Straight Path میں اس کی منظر کشی اس طرح کی ہے:

In Western polemics, Muhammad's treatment of Jews and his polygynous marriages in particular have frequently been criticized.

Muhammad saw Arabian Christians and Jews as natural friends in his early lectures because Islam and their faiths were very similar. He anticipated their approval and assistance. Like the Jews, Muslims first faced Jerusalem in prayer when the Muslim community was founded in Medina.

Nonetheless, certain Jewish organizations disapproved of Muhammad's message and prophetic status and were perceived as supporting his Meccan adversaries. The Medina Constitution allowed for religious autonomy in internal affairs, but it also demanded mutual commitment and political allegiance. However, other reports claim that certain Jewish tribes consistently break agreements, as evidenced by the statement: "Why is it that whenever they establish pacts, a group among them sets it aside unilaterally?" (۳۴) (2:100)".

اَوَكُلَّمَا عٰهَدُوْا عَهْدًا نَّبَذَهٗ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ۝۔ (۳۵)

اور کیا (ایسا نہیں کہ) جب بھی انہوں نے کوئی عہد کیا تو ان میں سے ایک گروہ نے اسے توڑ کر پھینک دیا، بلکہ ان میں سے اکثر ایمان ہی نہیں رکھتے

There are a few things to consider when thinking about Muhammad's polygynous marriages. First, polygyny was accepted in Arab civilization in particular and in Semitic culture in general. In Arabia, it was a common practice, particularly among leaders and nobility. It was permitted in biblical and even post-biblical Judaism, though it was less widespread. From Abraham, David, and Solomon to the Reformation era, several Jewish leaders engaged in this practice. Interestingly, Muhammad was only married to Khadija during his prime. (۳۶)

جان ایل ایسپوزیٹو کے مطابق مغربی دنیا میں نبی کریم ﷺ پر عموماً دو بڑے اعتراضات کیے جاتے ہیں، جن کے جوابات وہ اپنی کتابوں میں خود بھی واضح کرتے ہیں۔ ایک اعتراض تعددِ ازدواج سے متعلق ہے، جس کے بارے میں وہ وضاحت کرتے ہیں کہ اس کا مقصد مختلف قبائل اور خاندانوں کے ساتھ تعلقات قائم کرنا تھا۔ بعض شادیاں سیاسی و سماجی روابط کو مضبوط بنانے کے لیے تھیں، جبکہ کچھ کا مقصد یتیم اور بیوہ خواتین کی کفالت اور ان کی دلجوئی تھا۔ یہ بھی دیکھا جائے تو نبی کریم ﷺ نے اپنی زیادہ تر زندگی حضرت خدیجہؓ کے ساتھ ایک ہی نکاح میں گزاری، اور بعد کی شادیاں بھی زیادہ عمر میں ہوئیں، جو اس بات کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ یہ عمل ذاتی خواہش نہیں بلکہ سماجی و اخلاقی مقاصد رکھتا تھا۔ مزید یہ کہ بعض

HEC PAKISTAN Y Category
ONLINE - ISSN- 3006-9785
PRINT - ISSN- 3007-245X
Publication Date: 13-03-2026

دیگر انبیاءؑ کے بارے میں بھی متعدد شادیوں کا ذکر ملتا ہے۔دوسرا اعتراض یہودی قبائل کے مدینہ سے اخراج سے متعلق ہے، جس کے بارے میں ایسپوزیٹو یہ وضاحت کرتے ہیں کہ مدینہ میں باہمی دفاع کا ایک معاہدہ موجود تھا، جس کے تحت تمام فریقوں نے کسی بیرونی حملے کی صورت میں متحد رہنے کا وعدہ کیا تھا۔تاہم بعض یہودی قبائل پر اس معاہدے کی خلاف ورزی اور مخالف قوتوں سے تعاون کا الزام لگایا جاتا ہے۔ اسی بنیاد پر جب کسی فریق نے معاہدہ توڑا تو اس کے نتائج سامنے آئے۔ اسلامی مؤرخین کے مطابق مسلمانوں کی طرف سے مسلسل سمجھانے اور معاہدے کی پاسداری کی تلقین کے باوجود یہ صورتحال پیدا ہوئی۔اس طرح ایسپوزیٹو کا انداز عمومی طور پر یہ ہوتا ہے کہ وہ ان تاریخی واقعات کو ان کے سماجی و سیاسی پس منظر میں سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں، نہ کہ محض یک طرفہ تنقید کی صورت میں پیش کرتے ہیں۔

۱۶۔معاشرتی اصلاحات:

جان ایل ایسپوزیٹو نے اپنی کتاب Islam: The Straight Path میں جو نبی کریم ﷺ نے معاشرتی اصلاحات کی ہیں ان کو بھی شامل کیا ہے۔ نبی ﷺ نے جھوٹے معاہدوں، سود خوری اور یتیموں اور بیواؤں کو نظر انداز کرنے اور ان کے استحصال کی مذمت کی۔ اس نے غریبوں اور مظلوموں کے حقوق کا دفاع کیا، اس بات پر زور دیا کہ امیروں کا غریبوں اور بے گھر لوگوں کے لیے فرض ہے۔سماجی وابستگی اور ذمہ داری کے اس احساس کو مذہبی شکل میں ادارہ جاتی شکل دی گئی۔

The Prophet denounced usury, deceptive contracts, and the mistreatment and exploitation of widows and orphans. He emphasized that the wealthy have responsibilities to those who are disadvantaged and deprived, upholding the rights of the underprivileged and oppressed. The taxing of riches and agricultural land, as well as religious alms, institutionalized this feeling of communal obligation. (۳۷)

"اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا يَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِيْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْٓا اِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا فَمَنْ جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰى فَلَهٗ مَا سَلَفَ وَاَمْرُهٗٓ اِلَى اللّٰهِ وَمَنْ عَادَ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ۔"(۳۸)

اللہ تعالیٰ نے سود کو واضح طور پر حرام قرار دیا ہے، کیونکہ اس سے معاشرے میں کئی خرابیاں پیدا ہوتی ہیں، خصوصاً کمزور اور مجبور لوگوں کا استحصال ہوتا ہے۔ اسی طرح معاشرتی برائیوں میں یتیم بچوں کے مال پر ناجائز قبضہ کرنا بھی شامل ہے، جسے اللہ تعالیٰ نے سختی سے منع فرمایا ہے کہ ان کا مال ناحق طریقے سے نہ کھایا جائے۔

"وَاٰتُوا الْيَتٰمٰٓى اَمْوَالَهُمْ وَلَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِيْثَ بِالطَّيِّبِ وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَهُمْ اِلٰٓى اَمْوَالِكُمْ اِنَّهٗ كَانَ حُوْبًا كَبِيْرًا۔"(۳۹)

کیونکہ ابتدائی دور میں یتیموں کے مال کو عام طور پر ناجائز طور پر استعمال کیا جاتا تھا، لیکن اسلام نے اسے سختی سے حرام قرار

HEC PAKISTAN Y Category
ONLINE - ISSN- 3006-9785
PRINT - ISSN- 3007-245X
Publication Date: 13-03-2026

دیا، کیونکہ یہ عمل معاشرے میں فساد اور بگاڑ کا سبب بنتا تھا اور اس سے بہت سے حق دار اپنے حقوق سے محروم ہو جاتے تھے۔ جان ایل ایسپوزیٹو کے مطابق نبی کریم ﷺ نے معاشرتی ذمہ داریوں کو بہترین انداز میں ادا کیا اور ضرورت مند افراد کی مدد کے لیے ایک منظم نظام قائم کیا گیا۔ اس کے ذریعے غریبوں اور محتاجوں کا خاص خیال رکھا گیا اور ان کی بنیادی ضروریات پوری کرنے کا انتظام کیا گیا۔

۱۷۔ مسلم معاشرے کا قیام:

مسلمانوں نے ایک کمیونٹی تشکیل دی جس کی بنیادی شناخت اور بندھن اب قبائلی رشتے نہیں بلکہ ایک مشترکہ مذہبی عقیدہ اور عہد ہے۔یہودیوں کو مسلم امہ سے وابستہ ایک علیحدہ کمیونٹی کے طور پر تسلیم کیا گیا لیکن مذہبی اور ثقافتی خودمختاری کے ساتھ۔

Muslims created a community whose primary identity and cohesion were founded on a common religious commitment and faith rather than ethnic ties.(۴۰)

”اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَیْنَ اَخَوَیْكُمْ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ۠“ (۴۱)

ترجمہ: "ایمانی رشتہ تمام مسلمانوں کو بھائی چارے کے بندھن میں جوڑتا ہے، لہٰذا باہمی اختلافات کو ختم کر کے صلح کرنا شرعی تقاضا ہے۔اللہ سے ڈر کر معاملات درست کرنے والوں پر ہی رحم کیا جاتا ہے۔یاد رہے کہ اسلام میں برتری کی بنیاد قبیلہ یا حسب نسب نہیں، بلکہ صرف تقویٰ اور خوفِ خدا ہے۔"

”یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّ اُنْثٰى وَ جَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَآىٕلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ۔“(۴۲)

ترجمہ: "تمام انسانوں کی تخلیق ایک ہی مرد اور عورت سے ہوئی ہے؛ تقسیمِ اقوام و قبائل کا مقصد صرف ایک دوسرے کی پہچان ہے۔اللہ کے ہاں فضیلت کا واحد پیمانہ 'تقویٰ' ہے نہ کہ حسب و نسب۔بے شک اللہ سب کچھ جاننے والا اور پوری خبر رکھنے والا ہے۔"

جان ایل ایسپوزیٹو کے مطابق، ابتدائی دنوں میں لوگوں کی وفاداریاں زیادہ تر ان کے اپنے قبیلوں سے منسلک تھیں۔ تاہم، جب حضرت محمد ﷺ نے اسلام کے پیغام کی تبلیغ کی، تو مسلمانوں نے اپنے آپ کو قبائلی وابستگیوں کے بجائے "مسلمان" کے طور پر پہچاننا شروع کیا، چاہے وہ کسی بھی قبیلے یا خاندان سے تعلق رکھتے ہوں۔ اس تبدیلی کے نتیجے میں مسلمانوں میں اتحاد اور یکجہتی پیدا ہوئی، جو ان کی کامیابی کا ایک بڑا عنصر تھا۔

خلاصہ کلام

مستشرقین نے اسلام اور پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں جو نظریات اور تحریریں پیش کی ہیں ان میں سے بعض کو غیر منطقی قرار دیا گیا ہے اور بہت سے غیر مسلم علماء نے ان تمام نظریات کو یکساں طور پر قبول نہیں کیا ہے۔ بعض اوقات مستشرقین کے ابتدائی کام میں اسلام اور اس کی تعلیمات پر مختلف طریقوں سے بحث کرنے کا رجحان پایا جاتا تھا، اس پر سوالات اٹھاتے اور کچھ شکوک و شبہات پیدا ہوتے تھے۔ بعد ازاں ان کے تحقیقی طریقوں میں تبدیلی آئی، جس میں بعض مستشرقین نے حضرت محمد ﷺ کو ایک کامیاب تاجر، رہنما، کمانڈر، سیاست دان اور سماجی مصلح تسلیم کیا، لیکن آپ کی نبوت اور رسالت کے پہلو کو قبول نہیں کیا۔ یہ خیالات زیادہ تر مختلف مذہبی پس منظر سے تعلق رکھنے والے کچھ محققین سے منسوب ہیں، خاص طور پر یہودی اور عیسائی روایات، حالانکہ یہ دونوں مذاہب بھی وحی پر مبنی سمجھے جاتے ہیں۔ اس کے باوجود یہ بھی حقیقت ہے کہ اسلام کو اپنی اصل شکل میں ایک مضبوط اور مستحکم مذہب کے طور پر محفوظ کیا گیا ہے۔ قرآن پاک اور احادیث اب بھی اسی طرح محفوظ ہیں جیسے ابتدائی دور میں تھیں اور ان میں کسی بنیادی تبدیلی کا دعویٰ نہیں کیا جا سکتا۔ بہت سے مستشرقین نے بھی حضور ﷺ کی سیرت و کردار کے مختلف پہلوؤں پر مثبت انداز میں لکھا ہے۔ خاص طور پر John L. Esposito نے بھی حضور ﷺ کی سیرت، وحی اور سیرت کے بارے میں نسبتاً متوازن اور مثبت رائے کا اظہار کیا ہے۔

مصادر ومراجع Bibliography

1.John L. Esposito, Islam: The Straight Path, Oxford University Press,1998, p.12-15.

2. John L. Esposito, Islam: The Straight Path, Oxford University Press,1998, p.5.

۳۔ صفی الرحمن مبارکپوری، الرحیق المختوم، زاہد بشیر پرنٹرز لاہور، ۲۰۰۲ء، ص ۸۳

۴۔ شبلی نعمانی، سیرت النبی، مکتبہ اسلامیہ لاہور، ۲۰۱۲ء، ص ۱۳۶

5. John L. Esposito, Islam: The Straight Path, Oxford University Press,1998, p.12.

۶۔ الاحزاب: ۲۱

۷۔ القلم: ۴

۸۔ مسلم، رقم:۳۰۹

9. John L. Esposito, Islam: The Straight Path, Oxford University Press,1998, p.6.

10. John L. Esposito, Islam: The Straight Path, Oxford University Press,1998, p.13.

۱۱۔الاحزاب:۴۰

۱۲۔سنن ترمذی:۲۲۱۹

13. John L. Esposito, Islam: The Straight Path, Oxford University Press,1998, p.6.

۱۴۔العلق:۱۔۵

15. John L. Esposito, Islam: The Straight Path, Oxford University Press,1998, p.9.

۱۶۔النساء:۱۰۰

17. John L. Esposito, Islam: The Straight Path, Oxford University Press,1998, p.9.

18. John L. Esposito, Islam: The Straight Path, Oxford University Press,1998, p.16.

۱۹۔المائدہ:۸۲

۲۰۔ابن ہشام، سیرت النبی ﷺ، ۱/ ۴۳۱۔۴۳۲

21. John L. Esposito, Islam: The Straight Path, Oxford University Press,1998, p.11.

۲۲۔الیوسف: ۹۲

23. John L. Esposito, Islam: The Straight Path, Oxford University Press,1998, p.13.

۲۴۔النجم:۱۔۳

25. John L. Esposito, Islam: The Straight Path, Oxford University Press,1998, p.14.

۲۶۔المؤمنون:۱۱۶

۲۷۔البقرۃ:۲۵۷

28. John L. Esposito, Islam: The Straight Path, Oxford University Press,1998, p.14.

۲۹۔النساء:۷۴

30. John L. Esposito, Islam: The Straight Path, Oxford University Press,1998, p.63.

۳۱۔الاسراء:۱

32. John L. Esposito, Islam: The Straight Path, Oxford University Press,1998, p.15.

۳۳۔العنکبوت:٦۴

34. John L. Esposito, Islam: The Straight Path, Oxford University Press,1998, p.16

۳۵۔البقرۃ:۱۰۰

36. John L. Esposito, Islam: The Straight Path, Oxford University Press,1998, p.17

37. John L. Esposito, Islam: The Straight Path, Oxford University Press,1998, p.8

۳۸۔البقرۃ:۲۷۵

۳۹۔النساء:۲

40. John L. Esposito, Islam: The Straight Path, Oxford University Press,1998, p.10

۴۱۔الحجرات:۱۰

۴۲۔الحجرات:۱۳

HEC PAKISTAN Y Category
ONLINE - ISSN- 3006-9785
PRINT - ISSN- 3007-245X
Publication Date: 13-03-2026

References

1. Esposito, J. L. (1998). *Islam: The straight path*. Oxford University Press. (pp. 12–15).
2. Esposito, J. L. (1998). *Islam: The straight path*. Oxford University Press. (p. 5).
3. Mubarakpuri, S. R. (2002). *Ar-Raheeq Al-Makhtum [The sealed nectar]*. Zahid Bashir Printers. (p. 83).
4. Nomani, S. (2012). *Sirat-un-Nabi [Life of the Prophet]*. Maktaba Islamia. (p. 136).
5. Esposito, J. L. (1998). *Islam: The straight path*. Oxford University Press. (p. 12).
6. *The Qur'an*, 33:21 (Al-Ahzab).
7. *The Qur'an*, 68:4 (Al-Qalam).
8. Muslim, i. K. (n.d.). *Sahih Muslim* (Hadith No. 309).
9. Esposito, J. L. (1998). *Islam: The straight path*. Oxford University Press. (p. 6).
10. Esposito, J. L. (1998). *Islam: The straight path*. Oxford University Press. (p. 13).
11. *The Qur'an*, 33:40 (Al-Ahzab).
12. Al-Tirmidhi, M. i. (n.d.). *Sunan al-Tirmidhi* (Hadith No. 2219).
13. Esposito, J. L. (1998). *Islam: The straight path*. Oxford University Press. (p. 6).
14. *The Qur'an*, 96:1–5 (Al-Alaq).
15. Esposito, J. L. (1998). *Islam: The straight path*. Oxford University Press. (p. 9).
16. *The Qur'an*, 4:100 (An-Nisa).
17. Esposito, J. L. (1998). *Islam: The straight path*. Oxford University Press. (p. 9).
18. Esposito, J. L. (1998). *Islam: The straight path*. Oxford University Press. (p. 16).
19. *The Qur'an*, 5:82 (Al-Ma'idah).
20. Ibn Hisham, A. M. (n.d.). *Sirat Nabawiyya [Life of the Prophet]*. (Vol. 1, pp. 431–432).
21. Esposito, J. L. (1998). *Islam: The straight path*. Oxford University Press. (p. 11).
22. *The Qur'an*, 12:92 (Yusuf).
23. Esposito, J. L. (1998). *Islam: The straight path*. Oxford University Press. (p. 13).
24. *The Qur'an*, 53:1–3 (An-Najm).
25. Esposito, J. L. (1998). *Islam: The straight path*. Oxford University Press. (p. 14).
26. *The Qur'an*, 23:116 (Al-Mu'minun).
27. *The Qur'an*, 2:257 (Al-Baqarah).
28. Esposito, J. L. (1998). *Islam: The straight path*. Oxford University Press. (p. 14).
29. *The Qur'an*, 4:74 (An-Nisa).
30. Esposito, J. L. (1998). *Islam: The straight path*. Oxford University Press. (p. 63).
31. *The Qur'an*, 17:1 (Al-Isra).
32. Esposito, J. L. (1998). *Islam: The straight path*. Oxford University Press. (p. 15).
33. *The Qur'an*, 29:64 (Al-Ankabut).
34. Esposito, J. L. (1998). *Islam: The straight path*. Oxford University Press. (p. 16).
35. *The Qur'an*, 2:100 (Al-Baqarah).
36. Esposito, J. L. (1998). *Islam: The straight path*. Oxford University Press. (p. 17).
37. Esposito, J. L. (1998). *Islam: The straight path*. Oxford University Press. (p. 8).
38. *The Qur'an*, 2:275 (Al-Baqarah).
39. *The Qur'an*, 4:2 (An-Nisa).
40. Esposito, J. L. (1998). *Islam: The straight path*. Oxford University Press. (p. 10).
41. *The Qur'an*, 49:10 (Al-Hujurat).
42. *The Qur'an*, 49:13 (Al-Hujurat).